روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۳۹ ۴۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳/ ۷۸ ہفتہ ۱۶/ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ ۴ تبوک ۱۳۷۲ ھش ۴ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۱۹۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوت یقین

اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے شائد تم کہو کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھو کا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہدایت الٰہی تو یہ ہے کہ (-) نجات پائے گا وہ شخص جس نے تزکیہ نفس کیا اور ہلاک ہو گیا وہ آدمی جس نے نفس کو بگاڑا۔ فلح چیرنے کو کہتے ہیں۔ فلاحت زراعت کو کہتے ہیں۔ تزکیہ نفس میں بھی فلاحت ہے۔ مجاہدہ انسانی نفس کو اس کی خرابیوں اور سختیوں سے صاف کرکے اس قابل بنا دیتا ہے کہ اس میں ایمان صحیح کی تخم ریزی کی جاوے۔ پھر وہ شجر ایمان بار آور ہونے کے لائق بن جاتا ہے۔ چونکہ ابتدائی مراحل اور منازل میں متقی کو بڑی بڑی مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس لیے فلاح سے تعبیر کیا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۸۵)

دوسروں کے ابتلاء کے وقت خوشی کا اظہار جہالت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

وہ لوگ جو ایسے موقعہ پر (دوسروں کے ابتلاء کے وقت۔ ناقل) خوشی محسوس کرتے ہیں کہ فلاں کو نیچا دکھا دیا گیا۔ فلاں گر گیا اور پھر ایسی باتیں کرتے ہیں کہ دیکھو وہ گندہ تھا اس لئے نکال دیا گیا۔ ہم پہلے ہی سمجھا کرتے ہیں کہ ہمارا مخالف تھا اور ان کو ذلیل و رسوا کرنے کے لئے پھر خدا تعالیٰ بعض دفعہ عجیب سامان کرتا ہے۔ ایک جماعت کے ایک شخص کے متعلق مجھے فیصلہ کرنا پڑا کہ اسکو امارت کے عہدہ سے ہٹا دیا جائے۔ اس لئے نہیں کہ وہ (اللہ پناہ دے) میرے نزدیک گندہ تھا بلکہ ایک ایسی غلطی کی تھی جو امیر کو زیب نہیں دیتی اور یہ اس نصیحت کی خاطر تھا کہ جماعت کو سمجھ آجائے کہ یہ غلطی قابل قبول نہیں ہے۔ اور جتنے بڑے مرتبہ پر کوئی ہو اتنی ہی وہ غلطی نمایاں ہو جایا کرتی ہے جسکا اثر جماعت پر پڑتا ہو وہ مجبوراً نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔ انفرادی غلطیاں لوگوں میں ہزار ہوتی ہیں جنکی خدا پردہ پوشی فرماتا ہے لیکن وہ فحشاء سے تعلق نہیں رکھتیں ان کا نظام جماعت سے تعلق نہیں ہوتا مگر ایسی غلطی جس سے نظام جماعت کی بے حرمتی ہو اور کوئی امیر ہوتے ہوئے نظام سے باہر قدم رکھے اور (امامت) کے جو احکامات ہیں ان سے کھلم کھلا روگردانی کرے تو خواہ کسی بناء پر ہو، غفلت یا لاعلمی کی بناء پر ہو جب یہ چیز ابھر کر جماعت کے سامنے آجائے تو اس کا احترام قائم کرنے کیلئے بعض دفعہ ان لوگوں کو ہٹانا پڑتا ہے۔ ویسے ان سے کوئی ناراضگی نہیں تھی، میں جانتا ہوں کہ وہ نیک مخلص عاجز بندے ہیں لیکن ایک جگہ ٹھوکر کھا گئے اور میرے ذہن میں یہی تھا کہ کچھ عرصہ تک ان کو الگ رکھنا ہی ان کے اپنے مفاد میں ہے اور جماعت کے مفاد میں ہے وہاں سے خطوط آنے شروع ہو گئے۔ کہ واقعتاً "ثابت ہو گیا ہے کہ آپ اللہ کے (مقرر کردہ امام) ہیں۔ اس شخص میں یہ باتیں تھیں، یہ یہ باتیں تھیں، مرے کو مارے شاہ مدار۔ اس بیچارے کو گرا ہو دیکھ کر اس پر ایسے ایسے حملے شروع کر دیئے کہ ان خطوط کو پڑھ کر ایسا میرا ردعمل ہوتا تھا جیسے طبیعت میں الٹی آتی ہے۔ اپنی طرف سے مجھے داد دے رہے ہیں۔ مجھے ایسی دادوں کی کیا ضرورت ہے مجھے پتہ ہے کہ مجھے خدا نے مقرر فرمایا ہے مجھے کسی انسان کی داد کی ضرورت نہیں۔ ایسی دادوں سے کراہت محسوس ہوتی ہے۔ طبیعت متلانے لگتی ہے۔ ایک فیصلہ میں نے بڑے دکھ سے کیا ہے۔ بڑی مجبوری کی حالت میں کیا ہے اور تم اس پر مجھے دادیں دے رہے ہو۔ اور کہہ رہے ہو کہ دیکھا ہم جیت گئے اور ایک صاحبہ نے لکھا کہ دیکھا میری فلاں فلاں خواب پوری ہو گئی۔ میں نے اس شخص کی رعونت کے متعلق خواب دیکھی تھی اور اسطرح خدا نے اٹھایا اور آج میں یقین کرتی ہوں کہ آپ اللہ کے (مقرر کردہ امام) ہیں اور انہی میں سے ایک سے ایک ایسی غلطی ہوئی کہ میں نے اس کو بھی چند دن کے اندر اندر اپنے عہدہ سے ہٹا دیا اب (امامت) کا وہ سارا بھرم کہاں گیا؟ کیا وہ یہ سوچتا ہے کہ میں (اللہ کا مقرر کردہ امام) نہیں رہا۔ پس یہ جاہلانہ اور چھوٹی اور کمینی باتیں ہیں۔

(از خطبہ ۹/ اپریل ۱۹۹۳ء)

سانحہ ارتحال

○ افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب سعید حیدر آبادی واقف زندگی مورخہ یکم ستمبر ۱۹۹۳ء کو وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۶۱ سال تھی۔ ان کا جنازہ ۲۔ ستمبر کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں مولانا صاحب نے تدفین مکمل ہونے کے بعد دعا کرائی۔

آپ نے ۲۵ نومبر ۱۹۵۲ء سے ۷ ستمبر ۱۹۹۲ء تک قریباً ساڑھے انتیس سال تحریک جدید میں خدمات انجام دیں۔ اس دوران انہوں نے دیوان اور پھر عرصہ ۲۶ سال تک تبشیر میں اور آخری دس سال وکالت مال میں محرر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اور محرر درجہ اول کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم رئیس عبد اللہ خان صاحب ڈاہری ولد محمد مقیم خان صاحب ڈاہری آف نواب شاہ، ۲۸۔ اگست ۱۹۹۳ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔ آپ محترم خان عبد المجید خان صاحب کے داماد اور عبد القادر خان ڈاہری کے بھائی تھے۔ آپ ۱۹۹۱ء تک نواب شاہ کے امیر جماعت رہے۔ آپ کی تدفین مقامی احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔

احباب کرام سے آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم رانا نعیم الدین صاحب (اسیر راہ مولا) گردے کی تکلیف کے باعث سول ہسپتال فیصل آباد (پرائیویٹ کمرہ نمبر ۸) میں داخل ہیں۔ ان کی کامل شفایابی اور رستگاری کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۴ تبوک ۷۲ ۱۳ھش ۴ ستمبر ۱۹۹۳ء

فریضۂ خدمت

خدمت کا جذبہ انسانی فطرت کے ساتھ گہری وابستگی رکھتا ہے۔ کسی کو تکلیف میں دیکھ کر کوئی سنگدل ہی ہو گا جو یہ نہ چاہے کہ اس کی تکلیف کو دور کیا جائے۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی کی استطاعت میں یہ بات ہوتی ہے اور کوئی ایسا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ لیکن جذبہ ضرور ابھرتا ہے۔ اور یہی جذبہ انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے اور ایک دوسرے سے محبت پر ابھارتا ہے۔ اور جذبات ممنونیت پر بھی۔

بعض لوگ اپنے اس جذبہ کو محدود رکھتے ہیں۔ صرف رشتہ داروں کی خدمت صرف دوستوں کی خدمت۔ صرف ان کی خدمت جنہیں وہ اپنا کہہ سکتے ہوں ایک ہی محلے کے ہوں یا ایک ہی شہر کے ہوں یا ایک ہی ملک کے ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس جذبہ کو اتنا ہی وسیع ہونا چاہئے جتنی انسانیت وسیع ہے۔ ترجیحات تو ہو سکتی ہیں۔ لیکن محرومی کسی کے لئے نہیں ہونی چاہئے۔ ہر انسان انسان ہے اگر آپ اس کی خدمت کر سکتے ہیں تو ضرور کیجئے۔ اور اسے اپنا ہی سمجھ کر کیجئے کیونکہ وہ ہے ہی اپنا۔ انسان ہے اور انسان سے بڑھ کر کون اپنا ہو گا۔

لیکن اس جذبے کو اور زیادہ وسیع کیا جا سکتا ہے یعنی ساری مخلوق کی خدمت۔ خدمت کے پہلو تو بدل سکتے ہیں لیکن جذبہ قائم رہنا چاہئے اور اسے عمل میں لانا چاہئے۔

اگر غور کیا جائے تو یہ خدمت کا جذبہ ایک قرض کے طور پر ابھرنا چاہئے۔ آخر فرائض کیا ہوتے۔ ہر اچھے کام کا کرنا۔ جس کی ہم استطاعت رکھتے ہیں۔ ہم پر فرض ہے۔ خدمت کا ایک پہلو انسانیت سے پیار بھی ہے۔ اور اس پیار کو جس قدر وسیع کیا جائے اتنا ہی اس کا حسن نکھرتا ہے اور معاشرہ سدھرتا ہے۔

کون کیا ہے، کس سے پوچھیں، کوئی بتلائے گا کیا
دیکھ کر چہرہ کوئی تہ تک پہنچ جائے گا کیا
یہ خدا ہی جانتا ہے، ہے کہاں کس کا مقام
کون کتنا کھو رہا ہے اور کوئی پائے گا کیا

ابو الاقبال

○

نحیف شاخ سپرد ہوا نہیں کرنا
کبھی درخت سے خود کو جدا نہیں کرنا

سبق دیا ہے بزرگوں نے پالنے میں ہمیں
کبھی کسی کے لئے بددعا نہیں کرنا

اکیلا پنچھی اڑے گا تو لطف کیا لے گا
بطور شوق ہی طے فاصلہ نہیں کرنا

زمین دل ہو کہ لاہور ہو یا لندن ہو
محبتوں کی عبادت قضا نہیں کرنا

یہ فصل اشک بھی کیا فصل نقد آور ہے
کسی حریص سے پر اس کا ذکر کیا کرنا

کہا ہے صاحب تقدیر نے، تمہیں قدسی
صعوبتوں کے سوا کچھ عطا نہیں کرنا

عبد الکریم قدسی

یتامیٰ، بیوگان اور مساکین کی خبر گیری کی جائے

فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"ہر محلہ میں جو یتامیٰ، بیوگان اور مساکین ہوں۔ اُن سب کی خبر گیری کی جائے۔ اگر انہیں طبّی امداد کی ضرورت ہو تو طبّی امداد بہم پہنچائی جائے یا ان کا کوئی اور کام ہو تو وہ کیا جائے۔ اسی طرح وہ لوگ جو فوج میں جا چکے ہیں اور ان کے گھروں میں کوئی سودا سلف لا کر دینے والا نہیں ان کا بھی خیال رکھا جائے۔ اور اگر ان کے گھروں میں کوئی بیمار ہو تو اُسے دوائی لا کر دی جائے۔ میں نے دیکھا ہے بعض غریب عورتیں ایک دفعہ اپنا زیور بیچ کر معمولی سا گزارہ کے لئے مکان تو بنا لیتی ہیں۔ لیکن اس کے بعد ان میں طاقت نہیں ہوتی کہ مزدور لگا کر مکان کی لپائی کرا سکیں۔ اور ان کے گھر میں کوئی مرد بھی نہیں ہوتا جو لپائی کا انتظام کر سکے۔ اس طرح وہ گھر گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ پہچانے بھی نہیں جاتے۔ ایسے گھروں میں خدام جائیں۔ ان کی دیواروں اور چھتوں کی لپائی کریں۔ یہ ایک ایسا کام ہے۔ جو ہر دیکھنے والے کے دل پر اثر کرتا ہے۔ قومی کاموں میں جہاں ہزاروں انسان کام کر رہے ہوں کوئی انسان بھی ہتک محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کے دوسرے ساتھی اس کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن انفرادی کاموں کے کرنے میں انسان ہتک محسوس کرتا ہے۔

میرا مقصد وقارِ عمل سے یہی تھا کہ قومی کاموں کے علاوہ جہاں تک ہو سکے خدام انفرادی کام بھی کریں اور غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کے کام کرتے میں عار محسوس نہ کریں۔ انفرادی کاموں کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ اور وہ روزانہ ضروریات کے مطابق تدریجاً گھٹائے یا بڑھائے جا سکتے ہیں۔"

(بحوالہ کتاب مشعلِ راہ ۵۱)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قریش مکہ نے بنو بکر کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے معاہد قبیلہ بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور ان کے کئی آدمی مار ڈالے تو بنو خزاعہ نے فوراً چالیس آدمی تیز اونٹوں پر بٹھا کر مدینہ میں اس بدعہدی کی اطلاع دینے کے لئے روانہ کر دیئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ باہمی معاہدہ کے مطابق آپ ہمارا بدلہ لیں اور مکہ پر چڑھائی کریں۔ یہ وفد ابھی مدینہ نہیں پہنچا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کشفی رنگ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ والوں کی اس بدعہدی کی اطلاع دے دی۔ چنانچہ حضرت میمونہ رض فرماتی ہیں کہ ایک رات جب کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے ہاں باری تھی آپ رات کے وقت تہجد کے لئے اٹھے جب آپ وضو کر رہے تھے تو میں نے سنا کہ آپ نے بلند آواز سے فرمایا لبیک لبیک لبیک اور پھر آپ نے تین دفعہ فرمایا نُصِرتَ۔ نُصِرتَ۔ نُصِرتَ۔ حضرت میمونہ رض کہتی ہیں میں نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ نے یہ کیا فقرات فرمائے ہیں۔ یہ تو ایسے الفاظ ہیں جیسے آپ کسی سے گفتگو فرما رہے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ابھی دیکھا ہے کہ خزاعہ کا ایک وفد میرے پاس آیا ہے اور وہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ قریش نے بنو بکر کے ساتھ مل کر ان پر حملہ کر دیا ہے۔ اور ان کے کئی آدمی مار ڈالے ہیں۔ اب آپ معاہدہ کے مطابق ہماری مدد کریں۔ اور مکہ والوں پر چڑھائی کریں۔ اور میں نے انہیں کہا ہے کہ میں تمہاری مدد کے لئے بالکل تیار ہوں۔ اب ادھر تو خزاعہ والوں نے اپنا وفد مدینہ بھجوا دیا اور ادھر مکہ والوں کو فکر ہوئی کہ اگر ہماری معاہدہ شکنی کی خبر مدینہ پہنچی تو مسلمان ہمارا مقابلہ کریں گے چنانچہ انہوں نے ابوسفیان کو مدینہ بھجوایا اور اسے کہا کہ جس طرح بھی ہو سکے تم اس معاہدہ میں رد و بدل کروا دو تاکہ ہم پر معاہدہ شکنی کا کوئی الزام نہ آئے۔ وہ مدینہ پہنچا اور اس نے یہ زور دینا شروع کیا کہ چونکہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود نہیں تھا اور میں مکہ کا بڑا رئیس ہوں۔ اس لئے میرے دستخطوں کے بغیر وہ معاہدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا اب میں چاہتا ہوں کہ نئے سرے سے معاہدہ کیا جائے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی حاضر ہوا اور حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض سے بھی ملا۔ مگر کسی نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ آخر جب ہر طرف سے مایوس ہو گیا تو خود ہی مسجد میں کھڑے ہو کر اس نے اعلان کر دیا کہ چونکہ میں اس معاہدے میں شامل نہیں تھا اور میں مکہ کا رئیس ہوں اس لئے وہ معاہدہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اب میں نئے سرے سے معاہدہ کر سکتا ہوں۔ مسلمان اس کی اس بیوقوفی پر ہنس پڑے اور وہ سخت ذلیل اور شرمندہ ہوا اور ناکام مکہ کو واپس چلا گیا اسی دوران میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر حملہ کرنے کے لئے دس ہزار کا لشکر تیار کر لیا۔ اور آپ منزلوں پر منزلیں طے کرتے ہوئے رات کے وقت مکہ کے قریب جا پہنچے۔ اور آپ نے حکم دے دیا کہ ہر خیمہ کے آگے آگ روشن کی جائے۔ ایک جنگل میں رات کے وقت دس ہزار آدمیوں کے خیموں کے سامنے بھڑکتی ہوئی آگ ایک ہیبت ناک منظر پیش کر رہی تھی۔ مگر چونکہ آپ نے یہ تیاری نہایت مخفی رکھی تھی اس لئے مکہ والوں کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا کہ اسلامی لشکر ان کے سامنے ڈیرہ ڈالے پڑا ہے لیکن اندر ہی اندر وہ سخت خوفزدہ تھے اور ابوسفیان کی ناکامی انہیں اور زیادہ پریشان کر رہی تھی۔ آخر انہوں نے دوبارہ ابوسفیان سے کہا کہ تم پھر مدینہ جاؤ اور مسلمانوں کے ارادوں کی خبر لو۔ ابوسفیان اپنے ساتھیوں کے ساتھ جب مکہ سے باہر نکلا تو اس نے سارے جنگل کو آگ سے روشن پایا۔ وہ حیران ہوا کہ یہ کون لوگ ہیں چنانچہ ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ کیا آسمان سے کوئی لشکر اتر آیا ہے۔ انہوں نے مختلف قبائل کے نام لئے مگر ابوسفیان ہر نام پر کہتا کہ اس قبیلہ کے لوگ تو بہت تھوڑے ہیں۔ اور ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اندھیرے میں آواز آئی ابو حنظلہ، یہ ابوسفیان کی کنیت تھی۔ ابوسفیان نے آواز پہچان لی اور کہا عباس تم کہاں۔ اس نے کہا سامنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر پڑا ہے اگر تم اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو فوراً میرے پیچھے سواری پر بیٹھ جاؤ۔ ورنہ عمر رض میرے پیچھے آ رہا ہے اور وہ تیری خبر لے گا۔ چنانچہ حضرت عباس رض نے جو ابوسفیان کے گہرے دوست تھے۔ اس کا ہاتھ پکڑا اور کھینچ کر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور سواری کو دوڑاتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا پہنچے وہاں جاتے ہی ابوسفیان کو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں دھکا دے کر گرا دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہے۔ ابوسفیان اس نظارے کو دیکھ کر اس قدر مبہوت ہو چکا تھا کہ اس کے منہ سے بات تک نہ نکلی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا عباس ابوسفیان کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور رات کو اپنے پاس رکھو۔ صبح اس کو میرے پاس لانا۔ جب صبح اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اس وقت فجر کی نماز کا وقت تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ ہزاروں مسلمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کبھی کھڑے ہو جاتے ہیں کبھی رکوع میں چلے جاتے ہیں کبھی سجدہ میں گر جاتے ہیں اور کبھی تشہد میں بیٹھ جاتے ہیں۔ تو اس نے اپنی بیوقوفی سے سمجھا کہ شاید یہ میرے لئے کوئی نئی قسم کا عذاب تجویز ہو رہا ہے اور میرے قتل کی تدبیریں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ عباس یہ لوگ صبح صبح کیا کر رہے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو دس ہزار آدمی ان کی اقتداء میں کھڑے ہو گئے۔ وہ رکوع میں گئے تو دس ہزار آدمی رکوع میں چلے گئے۔ وہ سجدہ میں گرے تو دس ہزار آدمی سجدہ میں گر گئے وہ تشہد میں بیٹھے تو دس ہزار آدمی تشہد میں بیٹھ گئے۔ حضرت عباس رض نے کہا کہ یہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ وہ حیران ہو کر کہنے لگا۔ میں نے قیصر کا دربار بھی دیکھا ہے اور کسریٰ کا بھی مگر میں نے تو ان بڑے بڑے بادشاہوں کی بھی اس طرح اطاعت نہیں دیکھی۔ جس طرح یہ لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر رہے ہیں۔ حضرت عباس رض نے کہا۔ ابوسفیان تم تو یہ دیکھتے ہو۔ ان لوگوں کی تو یہ کیفیت ہے کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کہیں کہ کھانا پینا چھوڑ دو تو یہ کھانا پینا بھی چھوڑ دیں۔ نماز کے بعد حضرت عباس رض ابوسفیان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ آپ نے ابوسفیان کو دیکھا اور فرمایا کہ ابوسفیان کیا ابھی تک تم پر وہ حقیقت روشن نہیں ہوئی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں یہ بات اچھی طرح سمجھ چکا ہوں کہ اگر خدا کے سوا کوئی اور بھی معبود ہوتا تو ہماری کچھ تو مدد کرتا۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوسفیان کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم سمجھ لو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابوسفیان نے تردد کا اظہار کیا۔ مگر حضرت عباس رض کے زور دینے کی وجہ سے اور کچھ اس وجہ سے کہ اس کے دونوں ساتھیوں نے بھی بیعت کر لی تھی اس نے بھی اسلام قبول کر لیا اور پھر اس نے کہا کہ یا رسول اللہ۔ اگر مکہ کے لوگ تلوار نہ اٹھائیں تو کیا وہ امن میں ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں ہر شخص جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا اور مقابلہ نہیں کرے گا اسے امن دیا جائے گا۔ حضرت عباس رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابوسفیان کو اپنے اعزاز کا زیادہ خیال رہتا ہے۔ اس کی عزت کا بھی کوئی سامان کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اسے بھی امن دیا جائے گا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ مکہ کی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے ابوسفیان کا گھر بہت چھوٹا ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہو جائے گا اسے بھی امن دیا جائے گا اور جو شخص اپنے ہتھیار پھینک دے گا اسے بھی امن دیا جائے گا۔ اور جو کوئی خانہ کعبہ میں چلا جائے گا اسے بھی امن دیا جائے گا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ یہ جگہ بھی مکہ کی آبادی کے لحاظ سے کافی نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا میرے پاس کچھ کپڑا لاؤ۔ جب کپڑا لایا گیا تو آپ نے اس کا ایک جھنڈا بنایا اور پھر آپ نے وہ جھنڈا ایک صحابی ابو رویحہ رض کو دیا جو حضرت بلال رض کے بھائی بنے ہوئے تھے اور فرمایا کہ یہ بلال رض کا جھنڈا ہے جو کوئی اس کے نیچے آ کر کھڑا ہو جائے گا اس کو بھی معاف کر دیا جائیگا۔

یہ تاریخی واقعہ بتاتا ہے کہ جب ابوسفیان نے مکہ میں جا کر اعلان کیا ہو گا تو کس طرح لوگ پاگلوں کی طرح اپنے اپنے گھروں کی طرف، خانہ کعبہ کی طرف، بلال رض کے جھنڈے کی طرف اور ابوسفیان اور حکیم بن حزام کے گھر کی طرف دوڑ پڑے ہوں گے۔ اور کس طرح ان کے دل اس وقت لرز رہے اور ٹانگیں لڑکھڑا رہی ہوں گی اور ان کے حواس باختہ ہو رہے ہوں گے۔ اس موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بلال رض کا جھنڈا بنایا۔ یہ ایک لطیف طریق مکہ والوں کو ذلیل کرنے اور بلال رض کا دل خوش کرنے کا تھا۔ مکہ والے سالہا سال تک بلال رض کو اس کے اسلام لانے کی وجہ سے مارا کرتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا کہ بلال رض دل میں کہے گا کہ رسولِ

باقی صفحہ ۔۔ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل : تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی، وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز

یکم جولائی ۱۹۹۳ء

Prerequisite for democracy

From Ahmed Raza Shahid

Pakistan has gone through crucial ups and downs of democracy. Sometimes we have been compelled to accept "basic democracy" or non-party elections. But by the grace of Allah, we are slowly and gradually heading towards complete democracy.

The media has to play a special role in democracy. Many a time the press has incurred the wrath of governments. Our state-owned electronic media is most vulnerable to political changes.

In the developed world, the reins of the electronic media are in the hands of the private sector which has played a great part in development of democracy along with the print media. Had the electronic media in those countries been under the control of the state, the picture would have been quite different.

We have a state-owned electronic media and everybody is aware of its performance. Here also, its reins must be handed over to the private sector and it must be allowed to broadcast news uncensored by the government so that it may be able to uphold the principle of freedom of expression and take part freely in the development of democracy in Pakistan.

Rawalpindi

The News International, Thursday July 1, 1993

احمد رضا شاہد نیوز انٹرنیشنل کے یکم جولائی ۹۳ء کے شمارہ میں خطوط کے کالم میں جمہوریت کے سلسلے میں کہتے ہیں:۔

پاکستان نے جمہوریت کے سلسلے میں بہت سے نشیب و فراز دیکھے ہیں بعض اوقات ہم بنیادی جمہوریت قبول کرنے پر مجبور ہو گئے یا نان پارٹی انتخابات پر۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم آہستہ آہستہ درجہ بدرجہ مکمل جمہوریت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کو جمہوریت کیلئے خصوصی کردار ادا کرنا ہے۔ اکثر اوقات پریس نے حکومت کی ناراضگی بھی مول لی ہے۔ ہمارا الیکٹرانک میڈیا جسے حکومت کنٹرول کرتی ہے سیاسی تبدیلیوں سے بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔

ترقی یافتہ دنیا میں الیکٹرانک میڈیا کی باگیں نجی حلقے کے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔ اور اس نے جمہوریت کے فروغ کے لئے پرنٹ میڈیا کے ساتھ ساتھ بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اگر ان ملکوں میں بھی الیکٹرانک میڈیا حکومت ہی کے کنٹرول میں ہوتا تو وہاں کی کیفیت بھی بالکل مختلف ہوتی۔

ہمارے ہاں الیکٹرانک میڈیا کو حکومت کنٹرول کرتی ہے اور ہر شخص اسکی کارکردگی سے واقف ہے۔ یہاں بھی اسکی باگیں نجی حلقے کے ہاتھ میں ہونی چاہئیں۔ اور اسے چاہیئے کہ یہ ایسی خبریں نشر کرے جو حکومت کی طرف سے غیر سنسر شدہ ہوں۔ تاکہ یہ آزادی اظہار کے اصولوں کا ساتھ دے سکیں اور پاکستان میں جمہوریت کے فروغ کے لئے اپنا پورا کردار ادا کر سکیں۔

(یہ خط راولپنڈی سے لکھا گیا)

دی نیوز

۸/ جولائی ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۸ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں مسعود حسن (لاہور) خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:۔

جب کرپشن اور کنبہ پروری معقول حدود سے آگے بڑھتی چلی جائے اور ان کے خاتمہ کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ حالات درجہ بدرجہ خراب ہو رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ بریک ڈاؤن بھی ہو سکتا ہے اور آخر کار انقلاب بھی برپا ہو سکتا ہے۔ ہمیں اس رویے کو بدلنے کے لئے بڑی محنت کے ساتھ اور خاص طریقہ کار اپناتے ہوئے کوشش کرنی چاہیئے۔ اب تک یہ بات خاص طور پر واضح ہو جانی چاہیئے کہ ہمارے تمام مسائل کے حقیقی ذمہ دار ہمارے بیوروکریٹ ہیں۔ مارشل لاء نے کئی مواقع پر صرف کیٹلسٹ CATALYST کی صورت اختیار کی ہے۔ اور پاکستان میں مارشل لاء پاکستان کے عرصہ قیام کے نصف عرصہ تک حاوی رہا ہے۔ اب ہمیں بتایا جاتا ہے کہ موجودہ بحران عدلیہ تک پہنچ گیا ہے پھر یہ بھی دیکھئے کہ ہارس ٹریڈنگ اور لیجسلیچروں کا حفاظتی حراست میں رکھنا بھی سامنے آیا ہے۔ کیا ہم غیر عدلیہ مسائل کا عدلیہ حل چاہتے ہیں۔ گذرا ہوا وقت گرے ہوئے دودھ کی طرح ہے جسے اٹھایا نہیں جا سکتا۔ اب ہماری ساری توجہ مستقبل کے لئے ہونی چاہیئے اور ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ کسی قسم کا آڈٹ یا قانون ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ یہ قصہ پارینہ ہے تمام بیوروکریٹس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ جس منصب پر بھی رہے ہیں اس منصب سے ہٹ جانے کے وقت تک کرپشن بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ کیونکہ مارشل لاؤں میں سیاست دانوں کی کوئی آواز نہیں ہوتی اس لئے انہیں تو الزام دیا ہی نہیں جا سکتا۔

ان تمام باتوں کے علاوہ ایک تبدیلی جو ظاہر و باہر ہے وہ تیل کی اچانک قیمتوں میں اضافہ سے تعلق رکھتی ہے۔ افغانستان پر روس نے قبضہ کیا۔ کلاشنکوف پھیلنا شروع ہوا۔ اور اسی طرح منشیات بھی۔ ٹی وی نے فوری طور پر اس بات کا اثر لیا۔ اور یہ سب باتیں اسی طرح ہوئیں جیسے رومانیہ میں۔ اور پھر آخر کار سب چیزوں کا اتھل پتھل ہو جانا۔ خاص طور پر سیاسی شخصیات کے میدان میں۔ کیا ہم بالکل احساس سے محروم ہو گئے ہیں کہ ہم اپنے اعمال کے نتائج پر غور نہیں کر سکتے۔ ہم پر بیرونی قرضہ اس حد تک ہے کہ ہم میں سے ہر شخص ۱۵۰ ڈالر کا مقروض ہے۔ اور سالانہ جو رقم ہمیں قرضے کے طور پر دینی پڑتی ہے وہ ہمارے بجٹ کا ایک خاصا حصہ ہے۔ دفاع کے لئے ہمیں ۳۸ فی صد بجٹ کا حصہ استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ہماری عملی شرح خواندگی انتہائی کم ہے ہم صرف تعلیم میں اپنی سرمایہ کاری کو بڑھا کر ہی زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور اسی طرح اپنی حکومت کی کارکردگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ لیکن یہ تمام باتیں منحصر ہیں ان لوگوں پر جو فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں ہیں، چاہیئے کہ وہ مؤثر سسٹم اختیار کریں اور افرادی قوت کا بہتر استعمال کرتے ہوئے نتائج حاصل کریں۔

Administrative accountability

From Masood Hasan

When corruption and nepotism continue to exceed "reasonable" limits and no end appears in sight, matters must get progressively worse, leading to breakdown. Finally, revolutions take place.

We must work strenuously and systematically to reverse this trend. By now it should be more than amply clear that bureaucrats bear the major responsibility for all our debacles. Martial Law, on several occasions, has merely acted as a catalyst and has been Pakistan's lot for approximately half its existence. We are now told that the current crisis has reached the judiciary.

Further, look at the spectacle of horse-trading and the keeping of legislators in "protective custody." Are we looking for judicial solutions to non-judicial problems? The past is spilt milk. It cannot be unspilled. Our concern must be for the future. Neither audit nor law can be of any help. They are past tense oriented.

All bureaucrats must be aware that during their tenure in any post, there has been an increase in corruption by the time they had left that post. Politicians can hardly be blamed when they had no say in the affairs of the country during our extended Martial Law periods.

Added to all this, over the years change has been impressed willy nilly on us on account of the sudden increase in oil prices. Russian occupation of Afghanistan and the free flow of Kalashnikovs and narcotics, the immediacy of TV such as seeing revolution actually in progress as in Romania, and lastly the rapid somersaulting politics of personalities in the country. Have we become completely insensitive to even attempting to think through the results of our actions?

We have a foreign debt burden of about $150 per head, while annual servicing consumes a fair portion of our budget. Defence requirements consume 38 per cent of the same budget. Our effective literacy rate is still abysmally low. We can only survive by increasing our investments in education and improving the effectiveness of governmental operations. Such operations depend on decision-making structures, on effective systems and procedure and on the human component.

Lahore

The News International, Thursday July 8, 1993

دی نیوز

۱۰/ جولائی ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل ۱۰ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں کرن خان خطوط کے کالم میں نسلی امتیاز کی پالیسی کے متعلق کہتی ہیں۔

میں پروفیسر ڈبلیو بی۔ گل کو ان کے خط کی وجہ سے جس کا عنوان امتحانات اور مذہبی رخصتیں (جون ۲۴) تھا۔ مبارکباد دیتی ہوں۔ انہوں نے نہایت درست طریق پر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ پاکستان میں رہنے والے عیسائی پاکستانی ہیں اور انہیں مغرب کے لوگوں کے ساتھ بریکٹ نہ کیا جائے۔

بریگیڈئر خواجہ نسیم اقبال کا خط (۱۶ جون) میرے لئے ایک دھچکا ثابت ہوا۔ ان کا طرز تخاطب مغرورانہ تھا اور لگتا تھا کہ وہ یہ تجویز کر رہے ہیں کہ عیسائی سیکنڈ کلاس شہری ہیں اور انہیں اسی کیفیت میں خوش رہنا چاہیئے۔ کہنے کو تو اقلیتیں برابر کے شہری سمجھے جاتے ہیں (بعض لوگ اس بات سے بھی ناواقف ہیں) لیکن حقیقت بہت تلخ ہے۔ انہیں قانونی اور غیر قانونی طور پر امتیازی سلوک ملتا ہے جداگانہ انتخابات سے وہ بڑے دھارے سے الگ کر دیئے گئے ہیں۔ جداگانہ انتخابات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Religious discrimination

From Carrin Khan

I wish to compliment Prof W.B. Gill for his letter "Exams and religious holidays" (June 24). He has rightly pointed out that the Christians living in Pakistan are Pakistanis and they should not be bracketed them with the West.

Brigadier Khawaja Naseem Iqbal's letter (June 16) was a bit of a shock to me. His tone was quite arrogant and he seemed to suggest that the Christians were second-class citizens and they should be content with that status.

Theoretically, people belonging to minority communities are equal citizens of Pakistan. (Some people are unhappy even about it.) The reality, however, is very bitter. They are facing legislated as well as unlegislated discrimination. Through separate electorate they have been cut off from the mainstream. Under separate electorate, a Christian population of 50 lakhs has been given four seats in the National Assembly. In rural areas Christians are treated like untouchables. In civil service no Christian can dream of becoming a deputy commissioner.

In this 'land of the pure' a reign of terror has been let loose against minorities. They are being persecuted under the blasphemy laws. Naimat Ahmer's case bears testimony to the fact that fanatics who kill Christians get hero's treatment in the Pakistani society.

Please, sir, let us learn to live and move ahead together. Please do not fan fanaticism and intolerance. For Pakistan's sake let us all join hands as true Pakistanis.

I wish to end this letter on a personal note. I am a working woman myself and cannot take a holiday on Sundays. That's why in most churches, services are now held after five in the evening.

Lahore

The News International, Saturday, July 10, 1993

میں عیسائیوں کی آبادی جو کہ ۵۰ لاکھ ہے
کو قومی اسمبلی میں صرف ۴ سیٹیں دی گئی ہیں۔
دیہات کے علاقوں میں عیسائیوں کو شودروں
کی طرح سمجھا جاتا ہے۔
(UNTOUCHABLES) جہاں تک
سول سروس کا تعلق ہے وہ عیسائی ڈپٹی
کمشنر بننے کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا
پاک لوگوں کے اس خطے میں اقلیتوں
کے خلاف دہشت کا دور دورہ ہے۔ انہیں
پرسی کیوٹ (PERSECUTE) کیا جاتا
ہے بلاسفیمی قوانین کے ماتحت نیامت
احمر کا معاملہ بطور دلیل کے پیش کیا جا سکتا
ہے کہ متعصب لوگ جو عیسائیوں کے ساتھ
کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ پاکستانی سوسائٹی
ہیرو کا سا سلوک کرتی ہے۔
آئیے جناب والا ہم اکٹھے رہنا اور
آگے بڑھنا سیکھیں۔ تعصب کو ہوا نہ
دیں اور نہ ہی غیر رواداری کو۔ پاکستان
کی خاطر ہم سب کو سچے پاکستانیوں کی طرح
ہاتھ میں ڈال کر آگے بڑھنا چاہیئے۔
میں اس خط کو ایک ذاتی نوٹ پر ختم
کرنا چاہوں گی۔ میں ایک کام کرنے والی
خاتون ہوں اور اتوار کے روز مجھے چھٹی
نہیں ملتی۔ اسی لئے بہت سے گرجوں میں
اب شام کے پانچ بجے کے بعد عبادت
کا انتظام کیا جاتا ہے۔
یہ خط لاہور سے لکھا گیا۔

دی نیوز

۲۷/جولائی ۱۹۹۳ء

Falling education standards

From Abdul Hameed Abro

There is much hue and cry regarding the falling standard of education but when the concerned authorities add to the intensity of the problem, what to speak of others?

Sindh University conducted B.A. (Part II) examination 1992, in March, 1993 and in their policy decision a few months back, reaffirmed that the result would be announced within two months of the commencement of the examinations.

Three months have passed but the result has not been declared. Assurances by the university authorities turned out to be false, affecting thousands of students whose careers are at stake due to the inefficiency of the university authorities.

While Karachi University and Shah Abdul Latif University, Khairpur, duly conducted the B.A. (Part II) examinations, 1992, and announced the results promptly, Sindh University failed to come up to expectations.

Due to the slackness of the university authorities, candidates aspiring for the recently announced combined competitive examination, 1993 by the Sindh Public Service Commission to be held during 1993 (for which the closing date for submission of applications forms is 09-08-1993), are unable to avail the chance. Keeping in view the growing un-employment situation, the late announcement of the result, depriving the students of their rights to avail precious opportunities of employment, will only add to the embarrsement of the candidates.

It is hoped that the Sindh University will save students' precious time by announcing the result not later than August 1993.

Karachi

The News International, Tuesday, July 27, 1993

نیوز انٹرنیشنل کے ۲۷ جولائی
۱۹۹۳ء کے شمارہ میں عبدالحمید ابڑو
تعلیمی معیار کے گرنے کے متعلق کہتے
ہیں کہ تعلیمی معیار کے گرنے کے متعلق
بہت شور مچا ہوا ہے۔ لیکن جب متعلقہ
حکام اس مسئلے کو اور گھمبیر کر دیتے
ہیں تو دوسرے لوگوں کے متعلق کیا کہا
جائے۔
سندھ یونیورسٹی نے بی۔اے
پارٹ II کا ۱۹۹۲ء کا امتحان مارچ
۱۹۹۳ء میں لیا تھا اور اپنی پالیسی فیصلوں
میں یہ کہا تھا کہ (جو آج سے چند ماہ
پہلے کئے گئے تھے) کہ امتحان کے
نتائج امتحان کے شروع ہونے سے
۲ ماہ کے اندر شائع کر دیئے جائیں
گے۔
تین ماہ گذر گئے ہیں لیکن ابھی
نتائج کا اعلان نہیں ہوا۔ یونیورسٹی
کے حکام نے جو یقین دہانیاں کروائی
تھیں وہ غلط ثابت ہوئیں اور ایسا
ہونے سے ہزاروں طلباء جن کو کیریئر
کا مسئلہ ہے یونیورسٹی کے حکام کی
کم اہلیت کے باعث خطرے میں پڑ گئے
کراچی یونیورسٹی اور شاہ عبداللطیف
یونیورسٹی خیرپور نے بی اے پارٹ
II ۱۹۹۲ء کے امتحان لئے تھے اور
مناسب وقت پر ان کے نتائج کا اعلان
کر دیا گیا۔ سندھ یونیورسٹی توقعات پر
پورا نہیں اتر سکی۔ یونیورسٹی کے
حکام کے تساہل کی وجہ سے وہ طالب
علم جو حال ہی میں اعلان کئے گئے مقابلہ
کے امتحان ۱۹۹۳ء میں حصہ لینا چاہتے
تھے یہ اعلان سندھ پبلک سروس
کمیشن نے کیا تھا اور ۱۹۹۳ء میں یہ
ہونا ہے جس کی درخواست دینے
کی آخری تاریخ ۹ اگست ۱۹۹۳ء ہے
یہ طلباء اس موقعہ سے فائدہ نہیں
اٹھا سکتے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے
ہوئے کہ پہلے ہی بے روزگاری بہت
زیادہ ہو چکی ہے۔ امتحان کے نتائج
کا تاخیر سے اعلان طلباء کو ان کے
اس حق سے محروم کر دیتا ہے کہ وہ
نوکری کے قیمتی مواقع سے فائدہ اٹھا
سکیں۔ اور ایسا کرنے سے امیدواروں
کی پریشانی اور بھی بڑھتی ہے۔ امید
کی جاتی ہے کہ سندھ یونیورسٹی طلباء
کے قیمتی وقت کو ضائع ہونے سے
بچانے کے لئے اگست ۱۹۹۳ء سے
زیادہ تاخیر نہیں کرے گی۔ اور نتائج
کا اعلان کرے گی۔
یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

دی نیوز

۳۰/جولائی ۱۹۹۳ء

Beggars galore!

From Zahid Masood Kazi

I fully endorse Dr T.N. Qazi's views (July 21). It is a hard fact that Lahore is infested with beggars. There is hardly any bus, restaurant, park, cinema and crossing that is free from beggars. This mushroom growth is because of the fact that net income of a beggar in Lahore is from 100 to 125 rupees a day. Professionally better beggars earn even more.

No doubt, like Quetta, the Social Welfare Department, Punjab, also started a Dar-ul-Kafala (Beggars Home) in the vicinity of Shahdra, in 1988, where the able-bodied beggars were kept and vocational training was imparted to them. This institution also paid workers. It was headed by a retired DIG (prisons). In 1990 this Home met a big collapse, as the Association of Professional Beggars (a clandestine organization) ordered its members to disperse in other cities. Hence the Dar-ul-Kafala proved a white big elephant for Social Welfare Department. The reason for this failure was poor planning of ex-director general of Social Welfare Department who was a retired military officer, who spent huge amount on this utopian scheme.

The beggars love Lahore for another reason. Posh hotels in Lahore collect remains of edibles left by customers in one tub. In the evening this stuff is sold to beggars at the rate of Rs 5 per plate. The beggars call this food No 14.

Lahore

The News International, Friday, July 30, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۳۰ جولائی
۱۹۹۳ء کے شمارے میں زاہد مسعود
قاضی بھکاریوں کے متعلق کہتے ہیں۔
میں ڈاکٹر ٹی۔ این۔ قاضی کے ان
خیالات سے پوری طرح متفق ہوں جن
کا انہوں نے ۲۱ جولائی کے شمارے
میں اظہار کیا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے
کہ لاہور میں بھکاری بہت زیادہ ہیں۔
شائد ہی کوئی بس، ریسٹوران، پارک
سینما اور چوک ہو گا جہاں بھکاری
موجود نہ ہوں۔ یہ مشروم گروتھ
اس لئے موجود ہے کہ لاہور میں ان
بھکاریوں کی روزانہ آمد ایک سو سے لے کر
ایک سو پچیس روپے تک ہے۔ جو
بہتر پیشہ ور فقیر ہیں وہ اس سے بھی
زیادہ کماتے ہیں۔ اس میں کچھ شک
نہیں کہ کوئٹہ کی طرح سوشل ویلفیئر
ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے بھی ایک دارالکفالہ
بھکاریوں کا گھر قائم کیا تھا۔ یہ شاہدرہ
کے قریب تھا اور ۱۹۸۸ء میں قائم کیا
گیا تھا۔ جہاں صحت مند جسم رکھنے والے
بھکاریوں کو رکھا جاتا تھا۔ اور انہیں
پیشہ ورانہ تربیت دی جاتی تھی۔ اس ادارے
میں کام کرنے والوں کو اجرت بھی دی
جاتی تھی۔ اس کے سربراہ ایک ریٹائرڈ
ڈی آئی جی (جیل) تھے۔ ۱۹۹۰ء میں
اس گھر کو ایک بہت بڑا سانحہ پیش
آیا (یہ ٹوٹ گیا) جبکہ پیشہ ور بھکاریوں
کی ایسوسی ایشن جو ایک زیر زمین
تنظیم ہے نے اپنے اراکین سے کہا کہ
وہ دوسرے شہروں میں پھیل جائیں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۲۴ میں

محمودہ جمیل پال زوجہ جمیل احمد پال قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۲-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) سلائی مشین قیمت ۵۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۳۵۰۰/- روپے (وصول شدہ) (۳) ۵ مرلہ زمین شیخوپورہ روڈ لاہور مالیتی ۷۰۰۰/- روپے (۴) زیور طلائی ۲½ تولہ مالیتی ۷۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ۔ محمودہ جمیل احمد پال زوجہ جمیل احمد پال ۲۲۶/ جہانزیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ لاہور گواہ شد نمبر۲۔ رانا منظور احمد ابن رانا مبارک احمد لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۱۳۵ میں

ملک محمد خان ولد ملک احمد خان قوم کھوکھر پیشہ فراغت عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھڈی والا فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۶-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) نقد رقم مبلغ ۳۰۰۰۰/- روپیہ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک محمد خان مکان نمبر ۱۰۵-۴ محلہ خان ماڈل کالونی ڈھڈی والا فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ نذیر احمد سہگل وصیت نمبر ۲۱۹۵۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ فضل کریم وصیت نمبر ۵۱۵۹۔

مسل نمبر ۲۹۱۳۶ میں

غلام بی بی زوجہ ملک محمد خان قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال۔ بیعت پیدائشی احمد ساکن ڈھڈی والا فیصل آباد ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۶-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) نقد مبلغ ۳۰۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۳۲/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ غلام بی بی زوجہ ملک محمد خان مکان نمبر ۱۰۵-۴ محلہ خان ماڈل کالونی ڈھڈی والا فیصل آباد گواہ شد نمبر۱۔ نذیر احمد سہگل وصیت نمبر ۲۱۹۵۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ فضل کریم وصیت نمبر ۵۱۵۹۔

مسل نمبر ۲۹۱۳۷ میں

کریم احمد خان ولد رشید احمد خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینال کالونی باٹاپور لاہور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۷-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ایک عدد پلاٹ دس مرلہ واقع دارالعلوم ربوہ مالیتی ۹۰۰۰۰/- روپے (۲) فریج نیا ۱۴۰۰۰/- روپے (۳) موٹر سائیکل پرانی حالت مبلغ ۸۰۰۰/- روپے۔ (۴) نقد رقم مبلغ ۳۰۰۰۰/- روپے (جو قرضہ دیئے ہوئے ہیں) اس وقت مجھے مبلغ ۲۸۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ کریم احمد خان ولد رشید احمد خان کینال کالونی باٹاپور لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ شریف احمد موضع رام پورہ ڈاکخانہ باٹاپور لاہور۔ گواہ شد نمبر۲۔ زاہد محمود ولد شریف احمد رام پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۱۳۸ میں

وقار احمد قریشی ولد مبارک احمد قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۶-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وقار احمد قریشی ولد مبارک احمد قریشی ناظم آباد کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ صغیر احمد جیمہ صدر مجلس موصیان۔ گواہ شد نمبر۲۔ ملک مبارک احمد وصیت نمبر ۸۷۶۸ کراچی۔

مسل نمبر ۲۹۱۳۹ میں

عطیۃ الوہاب بنت مبارک احمد راجپوری۔ قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲۱ محمدی کالونی عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۶-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی بالیاں ایک جوڑی ۲۲۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم عطاء الرحمان صاحب ابن مکرم غازی محمد امین صاحب آف راولپنڈی کویت میں حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ مورخہ ۲۴۔ اگست کو ان کی میت راولپنڈی پہنچی اور وہاں سے کوٹلی لائی گئی اور اسی دن بعد عصر کوٹلی میں ہی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان

○ خدام متوجہ ہوں!

سالانہ مقالہ "میرے ضلع میں احمدیت" کی آخری تاریخ ۱۵۔ ستمبر ۱۹۹۳ء کر دی گئی ہے۔ براہ کرم اپنا مقالہ تیار کر کے مقررہ تاریخ سے قبل مرکز کو بھجوائیں۔ شکریہ۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

اعلان دار القضاء

(مکرم محمود احمد صاحب بابت ترکہ مکرم ناصر احمد صاحب عرف بہادر شیر)

مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم رانا ناصر احمد صاحب عرف بہادر شیر ساکن مکان نمبر ۲۱/۶ محلہ دار العلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان نمبر ۲۱/۶ واقع محلہ دار العلوم غربی ربوہ برقبہ تقریباً ۱۰ مرلے ان کے مندرجہ ذیل دو بیٹوں کے نام بحصہ مساوی منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہ ہے :-

۱۔ مکرم طاہر احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)

دیگر ورثاء کی تفصیل یہ ہے :-

۱۔ محترمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترمہ پروین اختر صاحبہ (بیٹی)
۳۔ محترمہ شاہین اختر صاحبہ (بیٹی)
۴۔ محترمہ بشریٰ نسرین صاحبہ (بیٹی)
۵۔ محترمہ امتہ الشکور صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ خولہ ناصر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

اعلان برائے ادائیگی

واجبات بلدیہ ربوہ

○ احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ جن احباب کے ذمہ پانی، ترقیاتی ٹیکس اور اس کے علاوہ دیگر ٹیکسز ٹاؤن کمیٹی کو واجب الادا ہیں فوری طور پر یہ ٹیکس ادا کر کے رسید حاصل کریں۔ بصورت دیگر نادہندگان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کے مجاز ہیں۔ اہالیان ربوہ اس طرف فوری توجہ کریں۔

ضرورت سٹاف

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں اساتذہ کی تین آسامیاں خالی ہیں۔ ان آسامیوں کو پر کرنے کے لئے موزوں امیدواروں سے فوری درخواستیں مطلوب ہیں۔

شعبہ انگریزی۔ ایم اے انگریزی
شعبہ کیمسٹری۔ ایم ایس سی کیمسٹری
شعبہ بیالوجی۔ ایم ایس سی باٹنی/زوآلوجی

اکیڈمی میں پڑھانے کے خواہشمند امیدوار فوری طور پر دفتر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں رابطہ کریں۔

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

روزنامہ الفضل کے سلسلہ میں آپ کی قابل قدر تجاویز کا ہمیں انتظار رہتا ہے۔

ہم اپنے محدود وسائل اور موجودہ مسائل کے پیش نظر آپ کی جس تجویز پر بھی عمل کر سکتے ہیں اس کے لئے ہمارے دل میں آپ کے لئے تشکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

آپ ہمیں اپنی تجاویز ضرور بھجوائیے۔

(ادارہ)

بقیہ : صفحہ ۳

بقیہ : صفحہ ۳

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو معاف کر دیا مگر میرے سینہ اور چھاتی پر لگے ہوئے زخموں کا کوئی بدلہ نہ لیا۔ پس آپؐ نے ان کا جھنڈا بنا کر ان کے ایک منہ بولے بھائی کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور فرمایا کہ جو کوئی بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آکر کھڑا ہو گا اسے بھی معاف کیا جائے گا۔ (سیرۃ الحلبیہ جلد ۲ صفحہ ۹۳) اور اس طرح ایک ہی وقت میں آپؐ نے اپنی رحم دلی کا ثبوت بھی دے دیا اور بلالؓ کے زخموں پر پھاہا بھی لگا دیا۔

بقیہ : صفحہ ۶

ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنے ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ۔ عطیتہ الوہاب بنت مبارک احمد راجپوری ۲/۲۱ محمدی کالونی عزیز آباد کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں۔ گواہ شد نمبر۲۔ مبارک احمد راجپوری ولد میاں محمد اسماعیل کراچی والد موصیہ۔

بقیہ : صفحہ ۵

چنانچہ دار الکفالت ایک بہت بڑے سفید ہاتھی کی صورت میں سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے پاس رہ گیا۔ اس ناکامی کی وجہ یہ تھی کہ اس کے لئے پوری طرح منصوبہ بندی نہ کی گئی۔ اور اس کے ذمہ دار سابق ڈائریکٹر جنرل آف سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ تھے جو ایک ریٹائرڈ فوجی افسر تھے۔ اور جنہوں نے اس تصوراتی سکیم پر بہت زیادہ روپیہ خرچ کیا۔
بھکاریوں کو لاہور ایک اور وجہ سے بھی زیادہ پسند ہے اور وہ یہ کہ لاہور کے بہت بڑے بڑے ہوٹل بچا کچھا کھانا جو گاہک چھوڑ دیتے ہیں ایک ٹب میں اکٹھا کر لیتے ہیں اور شام کے وقت یہ کھانا بھکاریوں کو پانچ روپے فی پلیٹ کے حساب سے فروخت کر دیا جاتا ہے۔ بھکاری اس خوراک کو نمبر ۴۲۰ کا نام دیتے ہیں۔
یہ خط لاہور سے لکھا گیا۔

خبریں

ربوہ: ۲۔ ستمبر۔ آج صبح سے گھرے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ ہلکی بارش بھی ہوئی۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔

○ اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین نے ایک دوسرے کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ بہت جلد دونوں طرف سے اس بارے میں مشترکہ اعلان کیا جارہا ہے۔ اسرائیل کے مقبوضہ علاقوں میں فلسطینیوں کو محدود داخلی خود مختاری دینے کے سمجھوتے کے تحت اس فیصلے کا اعلان متوقع ہے۔ اردن کے شاہ حسین نے اس فیصلے کی توثیق کے لئے عرب سربراہوں کا اجلاس بلانے کی تجویز پیش کی ہے۔ جناب یاسر عرفات نے کہا ہے کہ ہم اس فیصلے پر عمل کرنے کے لئے اپنے اتحادیوں کو اعتماد میں لیں گے۔

○ بوسنیا کے بارے میں امن مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ کروشیا اور سربیا نے مجوزہ سمجھوتے سے بڑھ کر بوسنیا کے مسلمانوں کو اور کوئی علاقہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ بوسنیا کی طرف سے امن منصوبے کو تسلیم کرنے سے انکار کیا گیا تھا۔

○ لاہور میں چوبرجی کی مسجد میں فائرنگ سے شہید ہونے والوں کی تعداد ۹ ہو گئی۔ ۱۹۔ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ فائرنگ کے وقت مسجد میں ۶۰ نمازی موجود تھے۔ شہید ہونے والوں میں جنرل ضیاء الحق کے بھانجے حاجی عبدالرزاق بھی شامل ہیں۔ مسجد خون سے بھر گئی۔ شہید ہونے والوں کو سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔

○ عید میلاد النبی کے دن خوشاب کے دو مذہبی گروپوں میں فائرنگ کے نتیجے میں ۴۰۔ افراد زخمی ہو گئے۔ فسادیوں کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا گیا۔ اور آنسو گیس کا استعمال ہوا پولیس اہلکاروں سمیت کئی افراد بے ہوش ہو گئے۔ پولیس نے کئی افراد کو گرفتار کر لیا جن کو بعد میں رہا کر دیا گیا۔

○ کراچی میں عید میلاد النبی کے دن دو متحارب گروپوں میں تصادم کے نتیجے میں ۱۲۔ افراد زخمی ہو گئے۔ تین مساجد کو نقصان پہنچایا گیا۔ پولیس نے ہوائی فائرنگ، لاٹھی چارج اور شیلنگ کرکے جلوس کو منتشر کیا۔ منتشر ہونے والے افراد نے علاقے میں پھیل کر دکانوں پر پتھراؤ کیا۔

○ فیصل آباد میں بھاری ٹیکس کے نفاذ کے بعد نٹ بولٹ کے تمام یونٹ بند ہو گئے۔ کہا گیا ہے کہ حکومت جائز ٹیکس لینا چاہے تو ادا کر دیں گے بصورت دیگر احتجاج جاری رکھیں گے۔

○ صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ ارباب جہانگیر پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں پی ڈی اے نے ان کو قومی اسمبلی کا ٹکٹ دے دیا ہے۔

○ جمیعت علمائے اسلام کے پیر بنیامین رضوی نے احتجاجاً "مسلم لیگ کا ٹکٹ واپس کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے ناانصافی ہوئی ہے۔

○ سٹیٹ بنک نے صوبوں کے بعد پانچ بڑے ملکی اداروں واپڈا، پی ٹی وی، ٹیلی فون، آئل اینڈ گیس کارپوریشن اور کھاد کارپوریشن کو نئے قرضوں کا اجراء روک دیا ہے اور فوری طور پر سابقہ قرضوں کی ادائیگی کے لئے کہا ہے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنا انتخابی منشور جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ضلعی نظام حکومت قائم کیا جائے گا۔ صدر وزیر اعظم اور پارلیمنٹ کے اختیار کی تقسیم نو کی جائے گی۔ ہر ضلع میں منتخب حکومت ہوگی جس کا سربراہ گورنر ہوگا۔ گورنر کی اپنی کابینہ ہوگی اس سے عوامی مسائل مقامی سطحوں پر حل ہوسکیں گے خواتین اور اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ہم اس اسلام کو ماننے والے ہیں جو کسی سے امتیازی سلوک نہیں کرتا۔ پیپلز پارٹی کے منشور میں بتایا گیا کہ چیف الیکشن کمشنر وزیر اعظم اور اپوزیشن لیڈر کے مشورے سے مقرر ہوگا۔ افواج کے سربراہوں کا تقرر صدر کی ذمہ داری ہوگی۔ صدر پارلیمنٹ اور لوکل باڈیز کی مدت کم کرکے ۴ سال مقرر کر دی جائے گی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہم عورتوں سے پردہ نہیں کروائیں گے۔ ہم معاشرے میں اسلامی اقدار کو فروغ دیں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ میں ملک سے فرار نہیں ہوں گا یہ بے نظیر اور ان کے خاندان کا کام ہے۔ میرا جینا مرنا پاکستان کے ساتھ ہے۔ میں عمرہ کرنے سے انتخابی مہم کا آغاز کر رہا ہوں کوئی اسے ملک سے فرار کہتا ہے تو میری دعا ہے کہ اللہ ہر مسلمان کو یہ سعادت عطا کرے۔

○ بلوچستان میں مگسی قبیلے کے اراکین میں جو خونریز تصادم ہوا تھا اس کی مزید تفاصیل میں بتایا گیا ہے کہ ۳۰۔ افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔ سابق وزیر اعلیٰ ذوالفقار علی مگسی کاغذات نامزدگی جمع کرانے جارہے تھے کہ راستہ میں ان کے اپنے چچا یوسف مگسی سے تلخ کلامی ہوگئی جس نے مسلح تصادم کی شکل اختیار کرلی لڑائی میں راکٹ لانچر زدستی بموں اور دیگر جدید اسلحہ کا استعمال کیا گیا متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔ انتظامیہ کو صورت حال پر قابو پانے کے لئے فوج اور ملیشیا کو طلب کرنا پڑا جس نے ۱۰ گھنٹوں تک جاری شدہ اس لڑائی پر قابو پایا۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ کوئی مائی کالال مجھے بلھے شاہ، خواجہ غلام فرید، شہباز قلندر اور شاہ بھٹائی کی نگری میں جانے سے نہیں روک سکتا۔ طیارے کا اغوا سازش تھی۔ مجھے اس کا کوئی علم نہیں تھا۔ مجھے کہا گیا کہ ہائی جیکر مجھے ملنا چاہتے ہیں ورنہ وہ تمام مسافروں کو قتل کر دیں گے میں نے مسافروں کی جان بچانے کے لئے اغوا کی ذمہ داری قبول کی تھی انہوں نے کہا کہ میری والدہ اور بہن کی جدوجہد مجھے بلا رہی ہے۔

○ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو کو پاکستان آنے کی اجازت ہے مگر اسے عام معافی نہیں ملے گی۔ ان کے خلاف جو الزامات ہیں انہیں ان کا عدالت میں سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

○ نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو آئندہ انتخابات کا نام لینا بھول جائیں گی۔ الذوالفقار پیپلز پارٹی کی ذیلی تنظیم ہے۔

○ امریکہ کے صدر کلنٹن نے امریکی افواج میں کمی کے منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے مطابق فضائی افواج کے آٹھ سکواڈرن اور ایک طیارہ بردار بحری جہاز کم کر دیا جائے گا۔ بری افواج کے چار ڈویژن کم کئے جارہے ہیں۔ اس سے ۲۰ ارب ڈالر کی بچت ہوگی دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکی فوج میں تخفیف کا یہ سب سے بڑا منصوبہ ہے۔

○ اقوام متحدہ کی طرف سے عراق پر تیل کی فروخت کی پابندی ختم کئے جانے کا امکان ہے۔ ہتھیاروں کی طویل مدت نگرانی کے سوال پر عراقی وفد نے اقوام متحدہ کے عہدیداروں سے بات چیت شروع کر دی ہے۔

کار برائے فروخت

○ سوزوکی سوفٹ ایک ہزار سی سی رنگ سفید ماڈل ۱۹۸۹ء اے ون کنڈیشن برائے فروخت۔

رابطہ چیپ کلاتھ ہاؤس دوکان نمبر ۲ بلال مارکیٹ ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا

خریدنے کے لئے

قیمت۔/۱۳۵۰۰ ڈش ۱۲' بمع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن

۲۱۔ہال روڈ۔ لاہور

فون :-۳۵۵۴۲۲-۷۲۲۶۵۰۸

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	20	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور۔ ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے

عثمان الیکٹرونکس

۱۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں

فون : ۷۲۲۳۲۰۴ - ۷۲۳۱۶۸۰ - ۷۲۳۱۶۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ